عبدالرشید ارشد

اسلام اور جمہوریت

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

دنیا میں مسلمہ طرز ہائے حکومت میں قدامت کے حوالے سے بادشاہت سرِ فہرست ہے تو جمہوریت کا نمبر آخری ہے۔ کہ یہ جدید دور کی دریافت ہے۔ جمہوریت دنیا میں متعارف ہوئی تو ان لوگوں کے حوالے سے جو ابھی تک بادشاہت کی گود میں ہیں۔ ہماری مراد یورپ سے ہے۔ جہاں ملکہ برطانیہ بھی ہیں۔ اور سکنڈے نیوین بھی اس سے فیضیاب ہیں۔

بادشاہت حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی تھی، ملکہ سبا کی بھی اور بادشاہت ملکہ برطانیہ کی بھی ہے اور بعض مسلم ممالک میں بھی ہے اور ہر دور، ہر جگہ کا رنگ ڈھنگ نرالا دیکھنے کو ملا ہے۔ کہیں بادشاہت خلافت سے ملتی جلتی ہے تو کہیں خالص آمریت کے قالب میں اور کہیں "جمہوری بادشاہت" کی شوگر کوٹڈ شکل خدمت کر رہی ہے۔ (انبیاء کی بادشاہت تو ان کی نبوت کا خاصہ اور حصہ ہے جو عین اسلام اور منشاء الٰہی ہے اسی بادشاہت کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔)

ایک طرف اگر سوشلزم اور کیمونزم کے بھیس میں آمریت ہے جسے اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح وضع کی گئی تو دوسری طرف سرمایہ دارانہ آمریت عوام کو چکھنے کو ملی۔ گلوبل فیملی ہر طرح کے نظام سے فیض یاب ہو کر کڑوے کسیلے مزے چکھ رہی ہے۔ مٹھاس کی حقیقت پر مبنی شہادت کہیں سے نہیں ملی۔

خالص جمہوریت جس کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ "طرز حکومت" عوام کی خاطر۔ عوام کے ذریعے عوامی حکومت۔ "عوام کے ذریعے، عوامی حکومت" دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ عوام کو بے وقوف بنا کر ان کے ووٹوں سے حکومت بنانے والا عملاً ان کے لئے آمر بن بیٹھتا ہے۔ اور اپنی یا اپنے چند حوالیوں یا آقاؤں کی طے کردہ پالیسیاں نافذ کرتا ہے خواہ ووٹ دینے والے عوام شور مچائیں۔

موجودہ دور میں جمہوریت کو مشرف بہ اسلام کر کے اسے اسلامی جمہوریت کا نام دے دیا گیا ہے اور اس جمہوریت میں اسلام صرف نام کی حد تک ہے۔ (یہ اسلام میں تحریف ہے اور کفار کا دجل ہے۔ اسلام خود ایک مکمل نظام حیات ہے۔ اس میں پیوند کاری کا مقصد دھوکہ دہی کے سوا کچھ نہیں۔)

عقل کا اندھا پن، کہ دنیا میں خوش نصیب ترین ملت ہونے کے باوجود، کہ نظامِ حکومت (خلافت راشدہ) کی تمام ترجزیات ہی نہیں حکمرانی کے طویل دور کا عملی تجربہ بھی مکمل محفوظ حالت میں ہمارا سرمایہ ہے، جو انسانی تاریخ کا درخشندہ باب ہے، جس پر غیر بھی رشک کرتے پائے گئے، ہم نظر انداز کئے بیٹھے ہیں

بقیہ ص 9 پر